



## سوال

(72) وضو کرنے والا جرابیں کب پہنے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھ سے ایک آدمی نے کہا کہ وضو کرتے وقت بایاں پاؤں دھونے سے پہلے دائیں پاؤں میں جراب پہننا جائز نہیں ہے، میں نے کافی عرصہ قبل ایک کتاب میں جس کا نام اس وقت مجھے یاد نہیں، یہ پڑھا تھا کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور علماء کے راجح قول کے مطابق یہ جائز ہے، امید ہے آپ اس مسئلہ کے بارے میں تفصیلی جواب سے نواز کر ثواب دارین حاصل کریں گے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

افضل اور زیادہ احتیاط والی بات یہ ہے کہ بایاں پاؤں دھونے سے پہلے جراب نہ پہنی جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور موزے پہنے تو اسے چاہئے کہ ان پر مسح کر لے اور انہی میں نماز پڑھے اور اگر چاہے تو انہیں نہ اتارے ہاں البتہ حالت جنابت میں انہیں اتارنا پڑے گا۔“ (دارقطنی اور حاکم نے اسے بروایت حضرت انس بیان کیا اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

اسی طرح حضرت ابو بکرہ ثقفیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات کے لئے یہ رخصت دی کہ اگر اس نے وضو کر کر موزے پہنے ہوں تو ان پر مسح کر لے۔ (دارقطنی۔۔۔ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے۔)

صحیحین میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے آپ ﷺ کے موزے اتارنا چاہے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ”انہیں پھوڑ دو، میں نے انہیں حالت طہارت میں پہنا ہے۔“

ان تینوں اور ان کے ہم معنی دیگر احادیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے لئے موزوں پر مسح جائز نہیں الا یہ کہ اس نے انہیں کمال طہارت کے بعد پہنا ہو جس نے موزے یا جراب کو بایاں پاؤں دھونے سے پہلے دائیں میں پہن لیا ہو تو اس نے اسے تکمیل طہارت سے پہلے پہن لیا ہے۔ بعض اہل علم اس صورت میں بھی مسح کے جواز کے قائل ہیں کیونکہ دونوں میں سے ہر ایک پاؤں کو دھونے کے بعد جراب میں داخل کیا گیا ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ دونوں کو دھونے کے بعد جرابوں کو پہنا جائے اور دلیل سے بھی بظاہر یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ لہذا جس شخص نے بایاں پاؤں دھونے سے پہلے دائیں پاؤں میں موزہ یا جراب پہن لی ہو اسے چاہئے کہ وہ اسے اتار لے اور دونوں پاؤں کو دھونے کے بعد انہیں پہنے تاکہ اختلاف سے بھی بچ جائے اور دین میں محتاط پہلو کو بھی اختیار کر لے۔ واللہ ولی التوفیق۔



## فتاویٰ ابن باز